

Classic Urdu Material

ہم۔ اور۔ تم #

ساتویں۔ قسط #

از ثیلہ ظفر

مہندی کے بعد آج رخصتی تھی۔ سوہا اور شاہ میرا سٹیج پر ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ باقی سب مہمانوں کو ریسو کر رہے تھے۔ ایسے میں ایک ٹیبل پر اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھی مسز حشمت بار بار روحا کو مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ شاہ ویزان کو کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا۔ اور اسے گراں گزر رہا تھا انکار و حاویسے دیکھنا۔ بات یہ نہیں تھی کہ وہ روحا کو دیکھ رہی تھیں بلکہ بات یہ تھی کہ وہ بار بار اسے دیکھ کر اپنے بیٹے کو کچھ کہتی اور پھر وہ بھی روحا کو دیکھنے لگتا۔

اس نے اپنے آپ سے سوال کیا ”آخر ماجرا کیا ہے؟“

اسکے برابر ”ماجرا کچھ نہیں ہے بس آنٹی کو روحا اپنے بیٹے کے لئے پسند آگئی ہے“

Classic Urdu Material

میں کھڑے شاہ زل نے موبائی ل پر جھکے جھکے ہی کہا

وہ آستینیں چڑھاتے آگے بڑھنے ”کیا؟۔۔۔۔۔ انکی اتنی ہمت؟ انکو تو میں بتاتا ہوں“

لگا

”تجھے کیوں برا لگ رہا ہے؟“

”بیوی ہے میری۔۔۔۔۔“

شاہ زل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائی لیکن وہ مسز حشمت کے ”اچھا۔۔۔۔۔“

پاس پہنچ چکا تھا

شاہ ”اسلام و علیکم آنٹی کیا حال ہیں آپ کے؟ آپ نکاح میں کیوں نہیں آئی تھیں؟“

ویر نے خوش اخلاقی کی انتہا کر دی

”آں۔۔۔۔۔ دراصل بیٹا! میری طبیعت اس دن ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے آنہ سکی“

انہوں نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا

Classic Urdu Material

”چلے کوئی بات نہیں میں آپ کو اپنی بیوی سے ملواتا ہوں“

”ہاں ہاں ضرور۔۔۔۔۔ کیوں نہیں؟“

اس نے روحا کو آواز دی تو وہ ”روحا۔۔۔۔۔ روحا۔۔۔۔۔ ادھر آنا ذرا۔۔۔۔۔“

حیرت زدہ سی اسکے پاس آئی

اس نے پوچھا ”ہاں کیا ہوا؟“

اس نے روحا کے گرد بازو پھیلائے ہوئے اسے اپنے ”یہ ہے میری بیوی روحا۔۔۔۔۔“

ساتھ لگایا اور مسز حشمت سے اسکا تعارف کروایا۔ جہاں روحا کا منہ حیرت سے کھلا تھا،

وہیں آنٹی اور انکے بیٹے کی شکلیں بھی دیکھنے والی تھیں۔

انہوں نے بمشکل کہا ”اچ۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ یہ ہے تمہاری بی۔۔۔۔۔ بیوی۔۔۔۔۔“

وہ اسے لیتا آگے بڑھ گیا ”جی جی۔۔۔۔۔ یہی ہے۔ آؤ روحا بابا تمہیں بلارہے ہیں“

روحانے اس سے دور ہوتے ہوئے غصے سے پوچھا ”یہ کیا حرکت تھی۔۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

”انکا بیٹا اتنی دیر سے تمہیں تاڑے جا رہا تھا“

اسکو تو غصہ چڑھ گیا ”ہیں؟۔۔۔۔۔ میں ابھی جا کر اسکا منہ توڑتی ہوں“

یہاں تماشہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب عقل ٹھکانے آگئی ہوگی اسکی۔ اور تم“

اس ”زرا اسٹیج تک ہی رہو۔ مردوں والی سائیڈ پر گھومنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی

نے وارن کرنے والے انداز میں کہا لیکن اگلے ہی لمحے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا، اگر جو

تو ”تم کون ہوتے ہو مجھ پر روک ٹوک کرنے والے؟“ اس نے آگے سے یہ کہہ دیا کہ

وہ کیا جواب دے گا

وہ کہتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ پیچھے شاہ ویز ”اچھا!۔۔۔۔۔ اب نہیں جاؤں گی وہاں“

حیرت زدہ سا کھڑا رہ گیا

-----*-----

شادی باخیر و عافیت انجام پاگئی اور شاہ میر اور سوہاناردن ایریاز کی سیر کو چل گئے

تھے۔ انکے جانے کے بعد پہلی صبح تھی۔ شاہ زل کچن میں کھڑا پراٹھے بیل رہا تھا۔ ویسے تو

Classic Urdu Material

کچن کے کام مروی نے سنبھال لے تھے لیکن۔۔۔۔۔ اسے روٹیاں بنانی نہیں آتی تھی گھر میں تو یہ کام چندابی کرتی تھیں۔ لہذا روٹیاں وغیرہ بنانے کا کام شاہ زل کے ہی ذمے تھا۔ مروی املیٹ فرائی کر رہی تھی۔ جب کہ شاہ زین اور صفا اس وقت سوئے ہوئے شاہ زیب کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور وہ دونوں کیا کرنے والے ہیں یہ آپ خود ہی دیکھ لیں۔۔۔۔۔

شاہ زین نے صفا سے کہا تو اس نے لپ اسٹک اسے تھما دی۔ شاہ ”پہلے لپ اسٹک دو؟“

زین نے اس کے منہ پر لپ اسٹک سے دو بڑے بڑے دائی رے بنائے۔

صفانے کہا، ”ایک منٹ رکو!۔۔۔۔۔“

شاہ زین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا، ”کیوں؟۔۔“

یہ میک اپ تو پانی سے اتر جائے گا۔ ہمیں کسی ایسی چیز سے اسکا منہ گندا کرنا چاہیے جو چار”

“پانچ مرتبہ دھونے کے بعد صاف ہو

”تو ایسی چیز کہاں سے لائے ہم؟“

Classic Urdu Material

ایک منٹ مجھے سوچنے دو۔۔۔۔۔ ہو نہہ۔۔۔۔۔ آئی یڈیا۔ ہم پینٹ برشز”

“سے اسکے منہ پر پینٹ کر دیتے ہیں کیسا؟۔۔۔۔۔

”گریٹ۔۔۔۔ جاؤ جلدی سے پیٹنگ کا سامان لے کر آؤ“

صفانے اسے تلقین کی، ”ٹھیک ہے۔۔۔۔ تم دھیان رکھنا یہ جاگ نہ جائے“

اسکی فکر مت کرو یہ گدھے گھوڑے کھچر سب بیچ کر سوتا ہے۔ اتنی آسانی سے نہیں۔“

اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفابیننگ کے سامان کے ساتھ وہاں “اٹھے گا

موجود تھی۔ شاہ زین نے اپنے جڑواں بھائی کے منہ پر دل بھر کر نقش و نگار بنائے۔

جب اسکے چہرے پر کوئی بھی جگہ خالی نہ بچی تو وہ بولا، “چلو بھئی،۔۔۔ دلہن تیار ہے۔”

صفانے کہا، ”نہیں ابھی دلہن مکمل تیار نہیں ہوئی“

اس نے حیرت سے پوچھا، ”کیوں۔۔۔؟“

صفا کہہ کر باہر بھاگی پھر تھوڑی دیر بعد واپس آئی تو اسکے ہاتھ ”ا“ بھی بتاتی ہوں۔۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

میں ایک ہی ربنڈ تھا۔ جس پر دو عدد سینکھ لگے ہوئے تھے

”یہ لگا دواسکے سر پر۔۔۔۔۔“

شاہ زین نے اسکے سر پر ہی ربنڈ لگا دیا ”اوکے۔۔۔۔۔“

اس نے اپنا ہینڈی کیم صفا کو پکڑا دیا۔ وہ ”چلو میں اسے جگاتا ہوں اور تم ویڈیو بناؤ۔“

ہینڈی کیم لے کر دروازے کے پیچھے سے چھپ کر ویڈیو بنانے لگی

شاہ زیب اٹھ جا۔۔۔۔۔ اٹھ جامیرے بھائی۔۔۔۔۔ جلدی نیچے آ۔۔۔ شاہ زل کو کچھ

”ہو گیا ہے

وہ ہڑ بڑا کراٹھا۔ ”کک۔۔۔۔۔ کیا ہوا؟۔۔۔۔۔ کیا ہوا شاہ زل کو؟“

اس نے کہا تو شاہ زیب بغیر منہ ہاتھ دھوئے نیچے بھاگا۔ نیچے ”تو پہلے نیچے تو آ۔۔۔۔۔“

پہنچ کر سب سے پہلی نظر اسکی شاہ رخ پر پڑی۔ وہ اسکے پاس گیا

شاہ رخ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا ”شاہ رخ۔۔۔۔۔!“

Classic Urdu Material

اسکی بات مکمل ”امی۔۔۔۔۔ بھوت، بھوت۔۔۔۔۔ بچاؤ۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔“

ہونے سے پہلے ہی شاہ رخ نے چلانا شروع کر دیا

شاہ زیب نے پوچھا لیکن شاہ رخ نے دوڑ لگا دی ”کہاں ہے بھوت؟“

وہ کہتا ہوا بھاگے ”بچاؤ۔۔۔۔۔ بھوت میرے پیچھے لگ گیا۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔ بھوت“

جار ہا تھا اور شاہ زیب اسکے پیچھے آ رہا تھا

”ارے میں بھوت نہیں ہوں۔۔۔۔۔“

وہ بھاگتا بھاگتا کچن میں پراٹھے بیلے شاہ زل سے جا کر لپٹ گیا

”امی۔۔۔۔۔ امی بھوت۔۔۔۔۔ بچاؤ۔۔۔۔۔ بھوت“

شاہ زل چیخا ”کیا ہو گیا؟۔۔۔۔۔“

”امی۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔“

اس نے خود سے چمٹے شاہ رخ کو جھڑکا ”ابے میں تیری امی نہیں ہوں“

Classic Urdu Material

وہ بوکھلایا ہوا سا تھا ”بب۔۔۔۔۔ بھوت بھوت“

اس نے چڑ کر پوچھا، ”کہاں ہے بھوت؟ صبح صبح آئی نہ دیکھ لیا ہے کیا؟“

شاہ رخ نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔ شاہ ”میں نہیں۔۔۔۔۔ وہ رہا بھوت۔۔۔۔۔“

زل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ان دونوں کی ہی چیخ نکل گئی۔ کیونکہ شاہ زل بھوت دیکھ کر چیخا تو اسکے ہاتھ سے بیلن چھوٹ کر شاہ رخ کے پیر پر جا گرا۔ اب دونوں ہی چیخ رہے تھے۔

شاہ زیب بے بسی سے بولا ”میں بھوت نہیں ہوں۔۔۔۔۔“

شاہ زیب کے عقب سے آتی سرد آواز ”خبردار ہلنا مت۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ اوپر کر لو“

نے سب کو ساکت کر دیا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس گھر کا سب سے جذباتی آدمی اس

پر گن تانے کھڑا تھا۔ آپ سمجھ تو گئے ہی ہوں گے کہ ہم کس کی بات کر رہے ہیں۔

شاہ زیب کی شکل رونے والی ہو گئی۔ جب ”شاہ ویز! کیا کر رہے ہو؟ یہ میں ہوں؟“

کے فریج کے پیچھے سے چھپ کر یہ منظر دیکھتے دونوں شیطان خوب انجوائے کر رہے

Classic Urdu Material

تھے۔ اور ساتھ ساتھ ویڈیو بھی بنا رہے تھے

شاہ ویز نے سرد انداز میں ”میں اچھے سے جانتا ہوں تم جیسے چوروں کو،۔۔۔۔۔“

کہنا شروع کیا لیکن شاہ رخ نے اسکی بات کاٹ دی

”کیوں آپ پہلے یہی کام کرتے تھے؟“

“!تم چپ کرو۔۔۔۔ اور تم سچ سچ بتاؤ چوری کی نیت سے آئے تھے نا”

شاہ زیب چیخا “میں اپنے گھر میں چوری کیوں کروں گا؟”

چرس کے لے۔۔۔۔۔ تم جیسے چرسیوں کو اپنی چرس خریدنے کے لے یہ چھوٹی”

”موٹی چوریاں کرنی ہی پڑتی ہے“

شاہ زین بھی فریج “واہ بھائی۔۔۔۔۔ مطلب وکالت سے پہلے یہی کام کرتے تھے تم”

کے پیچھے سے نمودار ہوا لیکن شاہ ویز نے اسے نظر انداز کر دیا

اے! گدھوں۔۔۔۔۔ اندھوں۔۔۔۔۔ نمونوں۔۔۔۔۔ غور سے دیکھو میں شاہ”

Classic Urdu Material

آخر اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا “زیب ہوں

سب کو ایک ساتھ شک لگا تھا “ہیں؟۔۔۔۔۔”

شاہ زل نے آگے بڑھ کر “آواز تو شاہ زیب کی ہی ہے لیکن تمہاری شکل کو کیا ہوا؟”

پوچھا

اس نے اچھنبے سے پوچھا “کیا ہوا ہے میری شکل کو؟”

شاہ ویز نے گہری سانس لیتے ہوئے “جا کر اپنا منہ دیکھ لو آئی نے میں، پتہ چل جائے گا”

گن نیچے کی۔ شاہ زیب جلدی سے باتھ روم بھاگا، پورے آدھے گھنٹے لگانے کے بعد وہ

واپس آیا تو کچھ کچھ اسکی صورت نظر آرہی تھی۔

اس نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے افراد سے پوچھا “کہاں ہے یہ ذلیل، کمینہ شاہ زین؟”

مرؤی نے جواب دیا “وہ یونیورسٹی چلا گیا ہے”

اس نے دل ہی دل میں اسے دھمکی دی۔ اب “پتہ تھا مجھے۔۔۔ دیکھ لوں گا میں اسے”

Classic Urdu Material

اس شکل کے ساتھ یونیورسٹی تو وہ جانہیں سکتا تھا۔ لہذا گھر بیٹھ کر شاہ زین سے بدلہ لینے کا پلین بنانے لگا

-----*

اس وقت تمام ڈاکٹرز کا پینل میٹنگ روم میں موجود تھا۔ جہاں اسپتال کے ایچ او ڈی نے کوئی اہم کام انکے ذمے لگانا تھا

آج میں آپ سب ڈاکٹرز سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ سب سے جہاں تک ہو سکے ”ہمارے پاس سرجری کے پیشٹ لانے ہیں۔ مطلب یہ کہ۔۔۔۔۔ جو مریض آپ لوگوں کے پاس آتے ہیں ان میں سے کم از کم بھی ستر فیصد مریضوں کو آپ نے کسی بھی قسم کی سرجری کے لئے مجبور کرنا ہے نہیں تو انہیں کم از کم بھی کوئی ناکوئی بہانہ بنا کر دو دن ہسپتال میں ایڈمیٹ کروانا ہے۔ ایک پیشٹ کے ایک دن کا بل پندرہ ہزار بنتا ہے، جب کہ سرجری کا بل لاکھوں سے اوپر جاتا ہے۔ آپ میں سے جو بھی ڈاکٹر ہمارے ہسپتال

Classic Urdu Material

میں پیشینٹ ایڈمیٹ کروائے گا سے ان پیسوں میں چالیس فیصد منافع دیا جائے گا۔ جتنے
اہسپتال کا ایچ او ڈی بے حسی سے کہہ رہا تھا۔ جب ”زیادہ پیشینٹز اتنا زیادہ منافع۔۔۔۔۔
کے شاہ زل کو تو سن کر ہی شک لگا تھا

لیکن سر! جب پیشینٹز دواؤں سے ٹھیک ہو سکتے ہیں تو ہمیں انہیں زبردستی ایڈمیٹ
شاہ زل نے پوچھا ”کروانے کی کیا ضرورت ہے؟

آپ بہت ہی بھولے ہیں ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔ یہ بات آپ کو اور ہمیں پتا ہے ناکہ
مریض کو ہسپتال میں ایڈمیٹ ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مریضوں کو تو نہیں
شاہ زل سمجھ گیا، اب وہ اتنا بھی بھولا نہیں تھا ”معلوم نا!۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے کہا۔ وہ وہاں اکیلا تھا جوان ”مجھے ایسی حرام روزی نہیں کمائی۔۔۔۔۔“
کے خلاف بول رہا تھا ورنہ باقی سب تو سکون سے بیٹھے تھے یہی بات شاہ زل کا دماغ گھما
گئی تھی۔

”آپ تحمل سے سوچیں ڈاکٹر شاہ زل۔۔۔۔۔ اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے“

Classic Urdu Material

”لعت بھیجتا ہوں میں ایسی جاب پر۔۔۔۔ میں ابھی اور اسی وقت ریزائی ن دیتا ہوں،“
وہ غصے سے کہتا وہاں سے نکل گیا۔ آدھے گھنٹے کے اندر ہی اسکا ریزائی نمینٹ لیٹر ایچ اوڈی
کی ٹیبل پر موجود تھا۔ آج شانزے بھی نہیں آئی تھی۔

وہ بے حد غصے میں ہسپتال سے نکلا تھا۔ روڈ جام پڑا تھا۔ اس لئے وہ گلی میں مڑ گیا۔ ابھی وہ
ایک سنسان گلی میں پہنچا ہی تھا جب دو بائیک پر چار افراد نے اسکی گاڑی کو گھیر لیا
اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تو ایک ڈکیت نے اس پر ”جو کچھ بھی ہے نکال دو۔۔۔۔“
گن تانتے ہوئے کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
”لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔“
”تو دیتا ہے کہ میں چلاؤں گولی۔۔۔۔۔“

شاہ زل نے اپنا موبائل اور والٹ انکے حوالے کیا ”اچھا دیتا ہوں۔۔۔۔۔ دیتا ہوں“
”لیپ ٹاپ بھی دے اپنا۔۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

اس نے ناچار اپنا لپٹا پ بھی انکے حوالے کر دیا۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ وہ اسکی گاڑی چھوڑ گئے تھے۔

اس نے پریشانی “اب کیا ہوگا۔۔۔ شانزے کا نمبر بھی تو اسی موبائی ل میں تھا۔۔۔” سے ماتھا مسلا

-----*-----

شاہ ویز مار کیٹ گیا ہوا تھا۔ وہ مال میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ اسکی نظر روڈ پر ایک طرف کھڑی لڑکی پر پڑی، وہ بس اسٹاپ پر کھڑی تھی، وہیں پر دو لڑکے کھڑے اس پر آوازیں کس رہے تھے۔ لیکن لڑکی انہیں نظر انداز کر رہی تھی

عجیب لڑکی ہے۔ بجائے اسکے کہ ان لڑکوں کو جوتا اتار کر مارے یہ خاموش کھڑی ہے۔“
انہیں جیسی لڑکیوں کی وجہ سے ایسے لفنگے لڑکوں کو شے ملتی ہے۔ ابھی روحا ہوتی نا تو مار مار شاہ ویز دل ہی دل میں کہتا اندر داخل ہوا۔ لیکن اسے “کر بھر کس نکال دیتی انکا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اپنے آپ پر حیرت ہو رہی تھی۔ ساری زندگی روحا کی لڑنے بھرنے والی عادت سے چڑنے والا آج اسی کی مثال دے رہا تھا۔

وہ سیدھا سیدھا چل رہا تھا جب اسکی ٹکڑا ایک ”میں بھی پتہ نہیں کیا کیا سوچ رہا ہوں۔“

لڑکی سے ہوگئی

”تم اندھے، بے شرم بے حیا تمہیں شرم نہیں آتی لڑکیوں کو ٹکڑے مارتے ہوئے۔۔۔۔۔“

وہ لڑکی چیخنی

”ایم سوری میں نے جان بوجھ کر۔۔۔۔۔“

جان بوجھ کر ہی مارا ہے تم نے۔۔۔ تم جیسے لچھے لفنگے آوارہ لڑکے جان بوجھ کر ایسی ”

اس لڑکی نے چلا چلا کر اپنے گرد مجمع اکھٹا کر لیا تھا۔ ”گھٹیا حرکتیں کرتے ہو۔۔۔“

بے چارہ شاہ ویز گھبرا گیا تھا اس سچپوئی لیشن میں

مجمع میں ایک زوردار آواز گونجی تو سب کی گردنیں پیچھے ”تم۔۔۔۔۔“

مڑی۔ شاہ ویز تو حیرت زدہ رہ گیا۔ وہاں روحا کھڑی تھی

Classic Urdu Material

روحانے ”تم وہی لڑکی ہونا جو راہ چلتے لوگوں کو ٹکریں مار مار کر انکی جیبیں کاٹتی ہو؟“

براہ راست اس لڑکی کو مخاطب کیا تو لڑکی کی آنکھیں ابل پڑیں

”یہ کیا بکواس ہے؟۔۔۔۔۔“

بکواس نہیں یہ سچ ہے۔ اس دن ڈالمن مال میں تم نے میرا پرس بھی ایسے ہی مارا تھا۔ اس”

روحانے اونچی آواز میں ”میں پورے بیس ہزار روپے تھے چلو نکالو میرے پیسے۔۔۔۔۔
کہاتا کہ سب سن لے

”مم۔۔۔۔۔ میں نہیں جانتی تمہیں۔۔۔۔۔“

جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔۔۔۔ تم جیسی لڑکیاں جب پکڑ جاتی ہیں تو ہراسمینٹ کا شور”

مجادیتی ہیں۔۔۔۔۔ شاہ ویز باباجان کو فون لگاؤ اور کہو کہ گرفتار کرنے آئے

اب تمام لوگ اس لڑکی کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔ جب کہ ”اسے۔۔۔۔۔

لڑکی کی شکل رونے والی ہوگئی تھی

شاہ ویز روحا کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں سے لے آیا ”روحا چھوڑو اسے۔۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

شاہ ویزا سے فوڈ کورٹ میں لے آیا پھر اس سے پوچھا ”یہ کیا کر رہی تھی تم؟۔۔۔۔“

اس نے چڑے ہوئے انداز میں کہا ”دیکھا نہیں تم نے کہ کیا کیا میں نے؟“

شاہ ویزا نے کہا لیکن وہ غصے میں ”اتنا تماشہ لگانے کی کیا ضرورت تھی تمہیں۔۔۔۔۔“
بلکل بھی نہیں تھا

”اگر میں تماشہ نہ لگاتی تو اب تک تم ہر اسمینٹ کے کیس میں اندر ہو چکے ہوتے“

”مطلب تم نے اس لڑکی پر جھوٹا الزام لگایا“

ہاں تو اور کیا کرتی؟ ایسے نہ کرتی تو وہ لڑکی تمہیں اب تک پتہ نہیں کتنے لوگس سے پٹوا“

”چکی ہوتی۔“

”ویسے تم کیا کر رہی تھی یہاں؟“

مجھے ایک سوٹ لینا تھا۔ اسی لئے آئی تھیں لیکن پھر تمہارے اوپر نظر پڑ گئی۔ دل تو“

اسکوا بھی تک غصہ آرہا تھا۔ شاہ ویز مسکرایا ”کر رہا ہے اس لڑکی کا منہ توڑ دوں

Classic Urdu Material

”اچھا۔۔۔ لیکن تم اسکی جگہ ہوتی تو تم کیا کرتی؟“

”مجھ سے اگر کوئی سوری کر لے تو میں بلا وجہ رائی کا پہاڑ نہیں بناتی“

شاہ ویز نے پوچھا تو روحا کو حیرت ہوئی۔ آج ”اچھا چھوڑو۔۔۔ یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی؟“

وہ اسکی باتوں پر بالکل بھی غصہ نہیں ہو رہا تھا

اس نے ابرو اچکا کر پوچھا ”تم کھلاؤ گے؟“

”ہاں! جلدی بتاؤ کیا کھاؤ گی؟“

”جو تم کھلا دو“

اس نے مسکراتے ہوئے ویٹر کو بلایا آج وہ روحا کو حیران کرنے پر تیار تھا۔۔۔۔۔

ہوا تھا

تھوہی دیر بعد کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر روحا نے اپنی شاپنگ مکمل کی، شاہ ویز اس کے

ساتھ ہی رہا۔ روحا نے اسے کہا بھی کہ وہ چلا جائے لیکن اس نے منع کر دیا۔ شاپنگ ختم

Classic Urdu Material

ہونے کے بعد وہ اسے اسکے گھر تک ڈراپ کر آیا۔ روحانے بھی اخلاقیات نبھاتے ہوئے اسے اندر آکر چائے پینے کا کہا لیکن اس نے معذرت کر لی۔ جانے سے پہلے شاہ ویز نے اسے بس ایک ہی بات کہی۔

روحانے ان سے کھڑی رہ، ”تھینکس!۔۔۔۔۔ میری ہیلپ کرنے کے لئے۔“ گئی۔ آج وہ اسے یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے دے گیا تھا

-----*

وہ گھر میں داخل ہوا تو اس کا موڈ بہت فریش تھا۔ اس نے گاڑی کی چابی ٹیبل پر رکھی اور صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا۔ اسی وقت دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ شاہ زل لاؤنج میں داخل ہو رہا تھا۔ شکل سے ہی تھکا ہار لگ رہا تھا۔ وہ ٹائی کھولتا شاہ ویز کے برابر میں ہی آکر بیٹھ گیا

شاہ ویز نے پوچھا۔ ”کچن میں سے دونوں جڑواں شیطانوں کے“ خیریت؟۔۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

لڑنے کی آوازیں آرہی تھیں

اس نے جوتا اتارتے ہوئے کہا ”آج کا دن ہی منحوس ہے“

شاہ ویز کو مزید حیرت ہوئی کیونکہ اسکے لے تو آج کا دن بہت ہی ”کیوں؟۔۔۔۔۔“
خوشگوار تھا۔

”جواب سے ریزائی ن دے دیا میں نے۔۔۔۔۔“

شاہ ویز کو شاک لگا، اس سے پہلے کہ وہ ”کیا۔۔۔۔۔؟ ایسے اچانک۔۔۔۔۔ پر کیوں؟“

کوئی جواب دیتا دونوں جڑواں شیطان کچن سے باہر آئے
آج جو تو نے حرکت کی تھی نا اسکے بعد تو تجھے قتل کر دینا چاہیئے تھا۔ شکر کر میں نے

شاہ زیب بولا ”صرف سوئی منگ پول میں ہی دھکا دیا ہے

میں بھی اسی بات پر حیران ہوں کہ تو نے مجھے چھوڑ کیسے دیا؟ حلا نکہ تو اتنی آسانی سے

شاہ زین نے پوچھا ”چھوڑنے والوں میں سے ہے تو نہیں

Classic Urdu Material

وہ اس لئے کیوں کہ مجھے ابھی تجھ سے بدلہ لینا ہے بیٹا!۔۔۔ فکر مت کرا تنی آسانی”

سے تو چھوڑو گا میں بھی نہیں۔۔۔۔ نہ تمہیں اور نہ تمہاری اس نئی پارٹنر

شاہ زیب نے دھمکی دی تو بدلے میں شاہ زین نے اسکا منہ چڑایا “کو۔۔۔

تم دونوں لڑنا بند کرو۔۔۔۔ اور شاہ زل تم کیا کہہ رہے تھے؟ کیوں ریزائی ن دیا تم”

شاہ وز نے پہلے ان دونوں کو دانٹا پھر شاہ زل کو مخاطب کیا “نے؟

وہ دونوں بھی حیران ہوئے۔ “کیا؟۔۔۔ تم نے جاب چھوڑ دی، پر کیوں؟۔۔۔۔۔”

بدلے میں شاہ زل نے ساری روداد کہہ سنائی

www.classicurdumaterial.com

شاہ وز کو افسوس ہوا “اَسْتَغْفِرُ اللہ،۔۔۔۔ کتنے بے حس ڈاکٹر ہیں یار!۔۔۔۔۔”

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

شاہ زیب نے پوچھا “اب تم کیا کرو گے؟”

“دوسری جگہ جاب کے لئے اپلائی کروں گا”

مجھے روٹیاں ”شاہ زین نے اچانک سے پوچھا “شاہ زل تیرے پاس ہزار کا کھلا ہے؟”

Classic Urdu Material

“لانی ہے باہر سے

اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو یاد آیا کہ اسکا والٹ تو چھین “ہاں ہے۔۔۔۔ دیتا ہوں۔”

چکا ہے

“شٹ۔۔۔۔۔ میرا والٹ اور موبائی ل لیپ ٹاپ تو چوری ہو گیا ہے”

اب کی بار سب اچھل پڑے “کیا۔۔۔۔۔؟”

اس نے سب کچھ بتا دیا “ہاں وہ دراصل۔۔۔۔۔”

شاہ زین “بڑے ہی کوئی بے وقوف چور تھے۔ گاڑی بھی لے جاتے وہ کیوں چھوڑ دی”

نے افسوس سے کہا تو شاہ ویز نے اسے گھورا

شاہ زیب نے اسے جھڑکا “انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو اسے بات اچھی کر لینی چاہیئے”

شاہ زین نے کہا تو وہ “جہاں تک مجھے پتہ ہے میری شکل ہو بہو تمہارے جیسی ہے”

لا جواب ہو گیا۔

Classic Urdu Material

چھوڑوان دونوں کو۔۔۔۔۔ یہ تو سارا دن لڑتے ہی رہتے ہیں۔ تم جاؤ کپڑے چینج کرو۔“
شاہ ویز کو اسکی پریشان حال “میں مروی سے کہہ کر چائے بنواتا ہوں تمہارے لئے۔
صورت دیکھ کر ترس آیا تھا۔ وہ سر ہلاتا اٹھ گیا۔ اسکے جانے کے بعد شاہ ویز نے ایک نظر
اپنے دو گدھوں جیسے بھائی یوں پر ڈالی جو ایک دوسرے پر کشن کے وار کر رہے تھے۔
وہ تاسف سے سر ہلاتے انہیں لڑتا ہوا چھوڑ گیا۔ “یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے”

-----*-----*

صفا اور مروی کچن میں کھڑی رات کے کھانے “صفا تم جنات وغیرہ پر یقین رکھتی ہو؟”
کے برتن دھو کر رکھ رہی تھیں۔ ان دونوں بہنوں کے آنے سے کام کافی حد تک کم
ہو گئے تھے۔ کام والی ماسیاں جو اس گھر میں کسی عورت کے نہ ہونے کی وجہ سے نہیں
آتی تھیں۔ اب وہ بھی گھر کی صفائی کرنے پر راضی ہو گئی تھیں۔ روازانہ کالج سے
واپس آکر صفا اپنی نگرانی میں گھر کی صفائی ستھرائی کرواتی تھی۔ البتہ برتن وغیرہ دھونے

Classic Urdu Material

کے کام مروی خود کرتی تھی، کیونکہ اسے کسی کام والی کے ہاتھ سے برتن دھلوانا سخت ناپسند تھا۔

پہلے نہیں کرتی تھیں۔ لیکن جب سے تمہارے بھائی کو دیکھا ہے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ”اس نے سکون نے جواب دیا۔“ جنات بھی اسی دنیا میں ہوتے ہیں

اس نے ایک نیا سوال پوچھا، ”تم کبھی گھر کے بیسمنٹ میں گئی ہو؟“
”ہاں! ایک دو بار گئی ہوں“

”تم نے وہاں ایک کمرہ دیکھا ہوگا، جس کے دروازے پر بڑا سا تالا لٹکا ہوگا۔“

”ہاں دیکھا تو ہے پر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟“

اس نے اپنے لہجے کو پرسرا بناتے ”کیا تم جانتی ہو اس دروازے کے پیچھے کیا ہے؟“
ہوئے کہا۔

”نہیں۔۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

آج سے سو سال پہلے جب برصغیر میں جنگ چل رہی تھی۔ تب اس گھر میں ایک لڑکی ”
“نیلیم کا قتل ہوا تھا۔ اور اسکی لاش اسی بیسمیٹ کے کمرے میں دفن ہے

صفانے اطمینان سے کہا ”تم جھوٹ بول رہے ہو“

میں جانتا تھا کہ تم میری بات پر یقین نہیں کرو گی، لیکن یہ اصلی داستان ہے۔ اس پر ”
اس نے اس ”دی نیلم ٹیلز“ برصغیر کے ایک انگریز رائی ٹرنے کتاب بھی لکھی تھی۔
کتاب میں اسکے قتل کی وجوہات اور اسکے بعد یہاں رہنے والوں کے ساتھ پیش آنے والے
“غیر معمولی واقعات لکھے ہیں۔ وہ کتاب نیچے بیسمیٹ میں بنی لائی بریری میں پڑی ہے
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہیں نا اور وہ اپنے مشہور ”فادر آف ہیومین ریلیشن“ ایک منٹ۔۔۔۔۔ ایلٹن مایو تو
کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ وہ ”howthorne experiment“ زمانہ
صفانے اچھنبے سے پوچھا تو شاہ زیب گڑ بڑا گیا ”کب سے ایسی کتابیں لکھنے لگے

Classic Urdu Material

آں۔۔۔۔۔ہاں تو میں نے کب کہا کہ یہ وہی والے ایلٹن مایو ہیں۔ دنیا میں ایک ہی نام ”
“کے ہزاروں انسان ہوتے ہیں

وہ کندھے اچکاتے کچن سے نکل گئی۔ “خیر مجھے کیا میں کون سا اسے پڑھوں گی”
جب کہ مروی اور شاہ زیب ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔ وہ دونوں اچھے سے
جانتے تھے اسکی فطرت کہ وہ ضرور وہ کتاب پڑھے گی

-----*-----*

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
رات کو جب سب سو گئے تو وہ چپکے سے اٹھ کر لائی بریری گئی۔ وہ تو حیران رہ
گئی۔ ہر طرف قد آدم الماریاں اور ان میں رکھیں لاکھوں کتابیں۔

صفانے سوچا۔ لیکن اسکا یہ مسئلہ حل ہو گیا “اب میں کہاں ڈھونڈوں گی اس کتاب کو”
کیونکہ ہر ریک پر ایک چٹ لگی ہوئی تھی۔ جس میں اس ریک میں رکھی کتابوں کی
کیٹیگری لکھی تھی۔

Classic Urdu Material

اس نے ستائش سے کہا۔ وہ باری باری تمام ریک پر لگی چٹ پڑھنے لگی۔ “واؤ۔۔۔۔۔”
لکھا دکھا۔ اسے حیرت ہوئی کیونکہ اس ریک “ہارر کلیکشنز” بلا آخر ایک ریک پر اسے
میں تقریباً بھی دو سو کتابیں تو موجود تھیں

وہ کہتی ہوئی اپنی “لگتا ہے اس گھر کے لوگوں کو ہارر پڑھنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے”
مطلوبہ کتاب تلاش کرنے لگی۔ چار پانچ کتابوں کے بعد ہی اسے ایک گرین کور والی موٹی
سی کتاب نظر آئی جس پر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا

"The neelam tales"

شاہ ویز اور شاہ زل دونوں ہی اپنے اپنے کمروں میں جاگ رہے تھے۔ شاہ ویز کو بار بار روحا
یاد آرہی تھی۔ وہ ہر بار اسکے خیال کو جھٹکتا لیکن پھر کہیں سے لڑتی جھگڑتی روحا اسکے
سامنے آجاتی۔ دوسری طرف شاہ زل پریشان تھا کہ وہ شانزے سے کس طرح رابطہ
کرے گا؟ وہ تو اسے اپنے ریزائی نمینٹ کا بتا کر بھی نہیں آیا۔ اوپر سے اس نے شانزے کا
نمبر گوگل ڈرائی یو پر بھی نہیں ڈالا تھا۔

Classic Urdu Material

شیطان ”تم اسکے لئے اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو؟ وہ صرف ایک کو لیگ ہی تو تھی“
شاہ زل اسکے بائیں جانب آکر بولا

کیوں نا ہو پریشان۔۔۔۔۔ وہ شانزے سے محبت کرتا ہے۔ اسکے لئے فکر مند تو ہوگا“
فرشتہ شاہ زل دائیں جانب نازل ہوا ”نا

اور وہ تو جیسے اسکے انتظار میں بیٹھی ہو گی نا۔ اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا شاہ زل کے“
شیطان شاہ زل نے کہا ”جانے سے۔ اور ضرورت پڑی تو وہ خود کال کر لے گی

تم ہمیشہ فضول مشورے ہی دینا اگر یہ خود چلا جائے گا تو کون سی آفت آجائے گی۔“
فرشتہ شاہ زل بولا ”میرے خیال سے اسے ہسپتال جا کر شانزے سے مل لینا چاہیئے“
شیطان شاہ زل نے نفی کی ”بلکل نہیں۔۔۔۔۔ مرد کبھی نہیں جھکتے۔۔۔۔۔“

اصلی ”تم دونوں چپ کرو گے؟۔۔۔۔۔ جب دیکھو میرے سر پر نازل ہو جاتے ہو“
شاہ زل چیخا تو دونوں وہاں سے غائب ہو گئے

Classic Urdu Material

اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔ ”اف۔۔۔۔۔“

دوسری طرف صفانے پوری نیلم ٹیلز پڑھ لی تھیں اور اب وہ شاہ زین کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس کتاب کے مطابق برصغیر کی علیحدگی سے پہلے اس بنگلے میں ایک لڑکی جس نے اپنی پسند سے شادی کی تو اسکے سابقہ منگیترنے اسے قتل، ”نیلم“ رہتی تھی کر کے اسکی لاش اسی بنگلے میں دفنادی تھی۔ لہذا اس دن سے اسکی روح یہاں گھومتی ہے اور اپنے قاتل کو تلاش کرتی پھرتی ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک نقشہ بھی دیا ہوا تھا جس کے مطابق وہ قبر یہیں بیسمنٹ تھی۔ اور اسی کمرے میں تھی جس پر تالا لگا ہوا تھا۔ اس نے شاہ زین کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر آیا۔

اس نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا، ”کیا ہوا؟۔۔۔۔۔“

”میرے ساتھ بیسمنٹ میں چلو۔۔۔۔۔۔۔“

”کیوں؟۔۔۔۔۔“

”مجھے وہ کمرہ دیکھنا ہے جس پر تالا لگا ہوا ہے“

Classic Urdu Material

”تمہیں وہ دیکھ کر کیا کرنا ہے“

”وہ۔۔۔۔۔ بس ایسے ہی مجھے تجسس ہو رہا ہے کہ اندر کیا ہے؟“

لو یہ تو میں تمہیں ابھی بتا دیتا ہوں۔ چاچو کے آرمی کے زمانے کے کچھ اسلحے، فائی لوز اور
”انکے کچھ عزازات ہیں

اس نے شاہ زین کو نیلم ٹیلز والی بات نہیں بتائی ”نہیں مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہے“
کہ کہیں وہ یہ سن کر اسکا مذاق نہ اڑائے کہ وہ ایک کتاب پر یقین کر کے بھوت ڈھونڈنے
جا رہی ہے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اس نے دو ٹوک انداز میں پوچھا ”تم چل رہے ہو کہ نہیں؟۔۔۔۔۔“

اس نے ایک نظر گہری نیند سوئے ہوئے شاہ زیب کو دیکھا پھر ”اچھا چلو۔۔۔۔۔“
حامی بھرلی۔

Classic Urdu Material

اس نے کہا اور دونوں ہی چل پڑے۔ ان دونوں ”تم نیچے جاؤ میں چابی لے کر آتا ہوں“
کے جانے کے بعد شاہ زیب نے آنکھیں کھولی پھر اپنے تکیے کے نیچے سے موبائی ل نکال
کر کسی کو میسج کرنے لگا

اس نے میسج سینڈ کیا۔ دو سکینڈ بعد ہی رپلائی آیا ”دونوں چلے گئے ہیں تم ریڈی رہنا“
شاہ زیب کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ گئی ”اوکے۔۔۔۔۔“

-----*

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
وہ دونوں کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔ شاہ زین بے زار سا تھا جبکہ صفا مبہوت سی
دیواروں پر لٹکی بندوقین اور ریک میں سچی پسٹلز کو دیکھ رہی تھی۔ ایک ریک میں اسکے
بابا (نزاکت صاحب) کا آرمی کا یونیفارم رکھا ہوا تھا جب کہ دوسرے میں انکے سرکاری و
عسکری اعزازات وغیرہ تھے۔

اس نے سحر زدہ سے لہجے میں پوچھا ”بابا نے آرمی کیوں چھوڑ دی؟“

Classic Urdu Material | by Zeela Zafar

Hum Aur Tum Episode Seven

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

انہوں نے اپنی خوشی سے نہیں چھوڑی۔ انکے گردے فیل ہو گئے تھے تو مجبوراً

شاہ زین نے جمائی روکتے ہوئے کہا ”ریٹائی رینٹ لینی پڑی تھی

شاہ زین نے کہا تو صفا کو یاد آیا وہ یہاں کیا ”اب تمہارا شوق پورا ہو گیا ہو تو چلیں؟“
کرنے آئی تھی

اس نے جلدی سے کہا ”نہیں نہیں۔۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔“

شاہ زین نے حیرت سے پوچھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی۔ کمرے ”کیوں؟“

کا دروازہ دھاڑ سے بند ہوا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا ”یہ کیا ہوا؟۔۔۔“

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

صفانے کہا ”ہو اسے بند ہو گیا ہو گا شاید۔۔۔۔۔“

وہ دروازے کی طرف بڑھا لیکن وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی ”میں جا کر دیکھتا ہوں“

تمام لائی ٹیں بند ہو گئی اور پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا

Classic Urdu Material

شاہ زین “شٹ۔۔۔۔۔ لگتا ہے لائی ٹ چلی گئی ہے۔ رکو میں ٹارچ آن کرتا ہوں”

نے کہا اور جیب سے موبائی ل نکالنے لگا

پہلے دروازہ بند ہوا۔۔۔ اب لائی ٹ چلی گئی۔ مم۔۔۔ مجھے تو۔۔۔۔۔ کچھ گڑ بڑ۔۔۔

صفانے سہمے ہوئے انداز ”لگ رہی ہے

”کیا مطلب تمہارا؟“۔۔۔۔۔

”شاہ زین مجھے لگتا ہے کہ یہاں جنات کا سایہ ہے“

”پاگل تو نہیں ہوگئی ہو؟ کس نے کی یہ بکواس تم سے اور یہاں کوئی۔۔۔۔۔“

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کسی لڑکی کی وحشت ناک چیخ سنائی دی۔ دونوں اچھل

پڑے۔ تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

”فضا میں گھنگروں کی آواز گو نجنیس لگیں“ چھن۔۔۔۔۔چھن۔۔۔۔۔

اب تو شاہ زین کو بھی خوف آنے لگا۔ ”کک۔۔۔۔۔ کون ہے یہاں پر“

Classic Urdu Material

صفانے اسکا بازو پکڑ کر پوچھا ”تنت۔۔۔۔۔۔ تم ٹارچ آن کیوں نہیں کر رہے؟“

”میرا موبائل کمرے میں ہی رہ گیا۔ تم آن کرو اپنے فون کا ٹارچ“

صفا ”میں بھی موبائل اوپر ہی بھول آئی ہوں۔ تم دروازہ کھولنے کی کوشش کرو ذرا“

نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا آگے بڑھا۔ اس نے بہت کوشش کری لیکن دروازہ نہ کھلا

اس نے کہا۔ اسی وقت ان دونوں ”لگتا ہے کسی نے دروازہ لاک کر دیا ہے باہر سے“

کے درمیان سے آنچل لہراتا کسی عورت کا سایہ سا گزرا

وہ دونوں اچھل پڑے ”امی۔۔۔۔۔۔“

وہ دونوں چیخے۔ دو منٹ تک چیختے رہنے کے بعد وہ ”بچاؤ بچاؤ۔۔۔۔۔۔ بھوت“

دونوں خاموش ہو گئے
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

شش۔۔۔ شاہ زین۔۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ نیلم کی۔۔۔۔۔۔ نیلم کی روح“

صفانے ڈرتے ڈرتے کہا۔ ”یہاں آگئی ہے

Classic Urdu Material

شاہ زین نے اچھنبے سے پوچھا ”ایک منٹ۔۔۔۔۔ کون نیلم؟ کس کی بات کر رہی ہو“

اسکے الفاظ منہ میں ہی ”وہی نیلم جس کا یہاں قتل ہوا تھا آج سے سو سال۔۔۔۔۔“
رہ گئے اور آنکھیں دہشت سے پھیل گئی

اس نے اٹکتے اٹکتے اسکے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ب۔۔۔۔۔ بھوت“

جیسے ہی شاہ زین پیچھے مڑا ان دونوں کی ایک بار پھر سے چیخ نکلی اور اس بار وہ دونوں اتنی

زور سے چیختے تھے کہ آدھے محلے تک انکی چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ انکے سامنے ایک

لڑکی لاش پڑی تھی۔ اندھیرے میں اسکا چہرہ نہیں دکھ رہا تھا لیکن اتنا ضرور سمجھ آ رہا تھا کہ

کسی لڑکی کی خون آلود لاش پڑی ہے۔ وہ دونوں چیختے چلاتے دروازے کی طرف دوڑے

اور اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ نہیں کھلا۔ وہ دونوں دوبارہ پیچھے مڑے تو

مزید خوف زدہ ہو گئے۔۔۔۔۔ کیونکہ لاش وہاں سے غائب تھی۔

-----*-----*

بچپن سے ہی شاہ میر، شاہ ویز اور شاہ زل کی آپس میں بہت اچھی دوستی تھی کیونکہ تینوں

Classic Urdu Material

آگے پیچھے ایک ایک سال کے وقفے سے پیدا ہوئے تھے۔ شاہ میر اور شاہ ویز اپنی ہر پر سنل بات باقی دونوں سے شئی پر کرتے تھے۔ ویسے شاہ زین اور شاہ زیب سے بھی شئی کرتے تھے لیکن کچھ باتیں ایسی ہوتی تھیں جن کو وہ لوگ بس آپس میں شئی کرتے تھے۔

لیکن شاہ زل اتنا کم گو تھا کہ وہ اپنے پر سنل ایشوان دونوں سے بھی شئی نہیں کرتا تھا۔ وہ بس ان دونوں کی سنتا تھا یا پھر کوئی مشورہ یا رائے دے دیتا تھا لیکن اپنے راز وہ اپنے تک ہی رکھتا تھا۔ لیکن آج پہلی بار اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ شاہ ویز کے پاس جائے اور اسے بتائے کہ اس کے دل کی اس وقت کیا حالت ہو رہی ہے، اسے بتائے کہ کچھ دنوں سے اسکو اپنے ہمشکل دکھنے لگے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ شاہ ویز سے ضرور شئی کرے گا۔

دوسری طرف دو گھنٹے کی دماغی جنگ کے بعد شاہ ویز اس نتیجے پر پہنچا کہ اسے اپنی ناک چڑھی، مغرور، بد تمیز اور بد لحاظ بیوی سے اچانک ہی طوفانی قسم کی محبت ہو گئی ہے۔ جی

Classic Urdu Material

ہاں وہی بیوی جس کا نام ہے روح صداقت، جسے وہ بچپن سے ہی سخت ناپسند کرتا آیا ہے۔ پہلے تو اسے خود یقین نہ آیا اور جب اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہاں واقعی ایسا ہو گیا ہے تو اس کا دل کیا کہ یہ بات وہ کسی سے شئی ر کرے۔ روح اسے کہہ تو نہیں سکتا تھا کیونکہ اسے یقین کرنا نہیں تھا۔ جڑواں شیطانوں کو بتانا مطلب تھا کہ اپنا مذاق بنوانا، شاہ میر فحلال گھومنے پھرنے گیا ہوا تھا اس سے لمبی بات کرنا آسان نہ تھا، بس ایک شاہ زل تھا جو یہ بات نہ صرف سنے گا بلکہ اسے کوئی مشورہ بھی دے گا اور اس کا مذاق بھی نہیں اڑائے گا اور نہ ہی اس بات کو کسی اور سے کہے گا۔ یہ خیال آتے ہی اس نے رات کے ڈھائی بجے کا بھی خیال نہیں کیا اور شاہ زل کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دروازے کھٹکھٹانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ شاہ زل نے حیرت سے پوچھا ”تم!۔۔۔۔۔ اس وقت کیا کر رہے ہو یہاں“

”مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔۔ لیکن تم ابھی تک جاگ کیوں رہے ہو؟“

شاہ زل نے اندر ”مجھے بھی تم سے ایک بات کرنی تھی لیکن پہلے تم بتا دو۔۔۔۔۔ آؤ اندر“

Classic Urdu Material

آنے کو کہا تو وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ دونوں کو کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں

شاہ ویز نے حیرت سے پوچھا ”یہ کون چلا رہا ہے؟“

شاہ زل نے جواب دیا، “بیسمنٹ سے آوازیں آرہی ہیں شاید”

”اس وقت بیسمنٹ میں کون ہے؟“

وہ دونوں بیسمنٹ میں پہنچے تو پہلے تو انہیں ”پتہ نہیں۔۔۔۔۔ چل کر دیکھتے ہیں“

چاچو کا پر سنل کمرہ کھلا دیکھ کر شدید حیرت ہوئی اسکے بعد وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو مزید

حیران ہوئے کیونکہ کمرے میں ایک جانب شاہ زیب اور مروی ہنستے ہنستے بے حال ہو رہے

تھے۔ تو دوسری طرف شاہ زین اور صفا بے یقینی سے اپنے ہم شکل بہن بھائی کو دیکھ رہے

صفا کو اب سمجھ آیا تھا۔ ”تو تم نے مجھے بے وقوف بنایا۔۔۔“

صفانے پوچھا تو شاہ زیب نے ہنستے ہوئے سر “جھوٹی تھی۔ “دی نیلم ٹیلز” وہ کتاب”

Classic Urdu Material

ہلا دیاجب کہ شاہ زین کو نیلم ٹیلز کے نام پر شک لگا

اس نے صفا سے پوچھا، ”کیا کیا کیا۔۔۔۔۔ کوئی کتاب کی بات کر رہی ہو؟“

”نیلیم ٹیلز۔۔۔۔۔ وہی جو ایلٹن مایونے لکھی ہے“

کون لیننٹن مایو؟۔۔۔۔۔ وہ کتاب کسی لیننٹن مایو چھاپو نے نہیں لکھی ہے۔ بلکہ یہ ”

”کتاب تو اس گدھے شاہ زیب نے لکھی ہے

صفا کو شاک لگا، ”کیا؟؟؟“

ہاں! جب یہ پندرہ سال کا تھا تب اسکو شوق چڑھا تھا ہارر ناول لکھنے کا تب اس نے ایک ”

انگلش میگزین کے لمبے ناول لکھتا تھا۔ بعد میں ڈیڈ نے اسپینلش کروادیا جس کا پہلا

ایڈیشن ہماری لائی بریری میں رکھا ہوا ہے۔ اور وہ سب فرضی کہانی ہے اس میں کوئی

شاہ زین نے ،،حقیقت نہیں ہے۔ اپنی عقل استعمال کرنے سے پہلے مجھ سے ہی پوچھ لیتی

اسے خوب ملامت کیا۔ باقی دونوں جن قدموں سے آئے تھے انہیں قدموں سے واپس

چلے گئے کہ ان بچوں میں انکا کیا کام۔

Classic Urdu Material

شاہ زیب نے ان دونوں کو وارن کیا “آج کے بعد مجھے تنگ نہ کرنا۔۔۔۔۔”

شاہ زین کہتے ہوئے شاہ زیب کو مارنے لپکا لیکن اس “تجھے تو میں ابھی بتاتا ہوں۔۔” سے پہلے ہی وہ بھاگ گیا۔

دوسری طرف صفا بھی مروی کے پیچھے دوڑی تھی۔ “تمہیں تم میں چھوڑوں گی نہیں” اب دونوں ہی اپنے اپنے ہم شکلوں سے اپنی جانیں بچا رہے تھے

شاہ زیب آگے آگے دوڑ رہا تھا جب کہ شاہ زین اسکے پیچھے آ رہا تھا کافی دیر کی دوڑ بھاگ کے

بعد بلا آخر شاہ زین نے اسے پکڑ ہی لیا اور اٹھا کر ٹھنڈے پانی سے بھرے سوئی منگ پول

میں پھنیک دیا اب شاہ زیب پول میں سے اسے گالیاں دے رہا تھا جب کہ وہ باہر کھڑا ہنس

رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی پول میں کود پڑا اب دونوں پول کہ اندر ہی کشتی لڑ رہے تھے

دوسری طرف صفا نے کمرے میں پہنچتے ہی مروی کو اپنے تکیے سے مارنے شروع کر دیا۔ تو

اس نے اپنے بچاؤ کے لئے اپنے تکیے کو سامنے کر لیا۔ کافی دیر تک دونوں میں پلو

فائی ٹینگ ہوتی رہی، یہاں تک کہ پورا کمرہ روئی سے بھر گیا اور فضا میں انکے قہقہے

Classic Urdu Material

گو نجنے لگے۔ نزاکت صاحب کوریڈور میں کھڑے اپنی پریوں کو ہنستا ہوا دیکھ رہے تھے اور
انکی خوشیوں کے لئے دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے

-----*

*-----

(جاری ہے)

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>